REGD: No, A 564.

رجسٹرڈ نمبر اے ۵۶۴

یہ عجب دربار گوہر بار ہے
خیر خواہ و خادم سرکار ہے

جلد پنجم

اے تمنا اپنے طرز خاص سے
دل پسند عام یہ دربار ہے

دربار لکھنؤ

رام سہاے تمنا
اڈیٹر

سنہ ۱۹۱۶ء

یہ دربار ہر مہینے مین پہلی اور پندرہوین تاریخ کو محلہ نوبستہ شہر لکھنؤ سے شایع ہوتا ہے امرا و رؤسا سے اسکی سالانہ قیمت پیشگی دو روپیہ - اوسط درجہ کی آمدنی والون سے عہ کم استطاعت اشخاص اور طلبا سے عہ مع محصولڈاک مقرر ہے

اگر کسی صاحب کیخدمتمین یہ دربار بلا طلب بطور نمونہ بھیجدیا جاے تو اونکو لازم ہے کہ منظوری یا غیر منظوری سے بذریعہ کارڈ جلد مطلع فرماوین

نرخنامہ اندراج اشتہارات

تعداد اشاعت	چہارم صفحہ	نصف صفحہ	ایک صفحہ
مہینے میں ایکبار	عـه	۱۲/	سے/
مہینے میں دو بار	۱۲/	سے/	عہ/
سہ ماہی	سے/	سے/	عـه
ششماہی	عہ/	عـه	مدعـه
سالانہ	لعہ/	مدعـه	ـه

فرمایشات کی تعمیل کا انتظام

مطبع ہذا مین ہر قسم کا اردو فارسی ناگری زبان کا کام خوشخط اور رسالہ مناسب نرخ پر چھپ سکتا ہے مضامین نظم و نثر کی درستی بھی بمعاوضہ مناسب ممکن ہے امید کہ اہل ضرورت اپنی فرمایشات سے سرفراز فرمائین -

آنکھون کی حفاظت ضروری ہے

خاص و عام کو معلوم ہے کہ کارخانہ عینک واقع ۲۲ لاٹوش روڈ لکھنؤ متصل امین آباد پارک بڑی خوش اسلوبی اور دلجوئی سے آنکھون کی صحت کے متعلق کئی سال سے کام کر رہا ہے چونکہ اس کارخانہ مین آنکھون کی جانچ کا انتظام بالکل سائنس اور ڈاکٹری اصولون پر مبنی ہے لہذا تعلیم یافتہ اشخاص کو خاصکر اسکی سرپرستی مناسب ہے بس جن اصحاب کو عینکون کی ضرورت ہو وہ کارخانہ مذکور مین تشریف لاوین اور اپنے دوست و احباب کو بھی اس کارخانہ کی طرف متوجہ کرین اس کارخانہ کے مالک ڈاکٹر لکشمی سہاے بی - اے - ایم - بی - ای - اچ و بابو گوری سہاے سکسینہ ہین - (۱) آنکھ کی جانچ نہایت عمدہ طریقے سے ہوتی ہے (۲) ابتدائی موتیابند ابتدائی پھولا ناخونہ وغیرہ کا علاج بھی سہولیت سے ہوتا ہے۔
المشتہر منیجر کارخانہ عینک ۲۲ لاٹوش روڈ قریب امین آباد پارک لکھنؤ

مطبع تمنائی واقع محلہ نوبستہ شہر لکھنؤ مین باہتمام منشی رام سہاے تمنا چھپا اور شایع ہوا

بنارس کے مشہور ڈاکٹر گنیش پرشاد بھارگو کا بنایا ہوا

نمک سلیمانی

قیمت فی شیشی عہ ۔ قیمت فی بوتل کلان عہ

محصولڈاک چار آنہ ۴ر ۔ محصولڈاک ۱۴ر

اس نمک سلیمانی کا استعمال تندرستی اور بیماری دونوں حالتوں میں فایدے سے خالی نہیں تندرستی میں اسکے استعمال سے جگر اور معدہ کی قدرتی گرمی اور قوت اصلی قایم رہتی ہے اور جو کچھ کھائے وہ پوری طور پر ہضم ہوکر اخلاط صالح پیدا ہوتی ہیں جس کی وجہ سے تندرستی قایم رہتی ہے اور بیماری میں معدہ اور جگر کی حرارت جوکہ عموماً کم ہوجاتی ہے وہ اسکے استعمال سے بڑھتی ہے جس سے مرض کا دفعیہ جلد ہوجاتا ہے اسکے علاوہ نمک سلیمانی ان امراض میں جوکہ خاصکر معدہ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں مثلاً کمی اشتہا درد پیٹ۔ قولنج۔ کھٹی ڈکاروں کا آنا اسہال بدہضمی۔ تخمہ۔ ہیجیش۔ نفخ۔ بواسیر یا تلی کا درد۔ قبض۔ زیادتی پیشاب۔ گٹھیا۔ دمہ یا متلائی۔ کھانسی اور مستورات کے ایام کی خرابی کو بہت جلد دفع کرتا ہے یہ نمک سلیمانی تمام ہندوستان اور بیرونجات میں استعمال کیا جاتا ہے اور کئی ہزار معتبر اسناد میں اسکے فوائد کے متعلق ہمارے پاس آئی ہوئی موجود ہیں۔

ملنے کا پتہ

نونہال سنگھ بھارگو منیجر کارخانہ نمک سلیمانی محلہ گاسے گھاٹ شہر بنارس۔

قوت مردمی کے لئے ہماری نئی ایجاد

اگر آپ جھوٹے اشتہاروں سے بدظن ہوکر علاج سے تنگ ہوگئے ہوں تو آخر میں آپ ایک بار ہماری سفارش کو قبول فرمائیں اور ہماری فارمیسی کی مشہور و معروف ادویہ آتنگ نگرہ گولیوں کا استعمال فرمائیں اور پھر مالک کی قدرت کا مشاہدہ کریں۔ گئی ہوئی اور ہاتھوں سے کھوئی ہوئی بہ ماطاقتیں از سر نو عود نہ کرآئیں تو ہمارا ذمہ۔ صاحبو! اس کے باب میں زمانہ کے معززین اصحاب تعریف فرمارہے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں سرٹیفکٹ موجود ہیں۔ مردوں اور عورتوں دونوں کو مفید اور نباتات سے مرکب ہیں قیمت بھی بہت کم ہے صرف فی بکس بتیس ۳۲ گولیوں کا ایک روپیہ آزمایش شرط ہے یکمشت چار روپیہ کے خریدار کو ایک روپیہ کی دوا زیادہ ملے گی۔ (پتہ)

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاوار

کارآمد باتین

حُسن بھی کیا چیز ہے کہ حسین آدمی ہر ایک کو پیارا ہوتا ہے۔ عربی مین کہا ہے۔ الحسن نصف الرزق واقعی یہ بالکل درست ہے۔ کون آدمی ایسا ہے جو حُسن کو نہ چاہے چہرہ کی خوبصورتی پر بالون کی خوبصورتی ضروری ہے۔ لیکن دانتون کی خوبصورتی کے بغیر بال اور چہرہ دونو بدنما ہوتے ہین۔ پس دانتون کی صفائی نہایت ضروری ہے۔ جنکے دانت کمزور ہون یا گر گئے ہون اونکی زندگی بُری طرح کٹتی ہے دانتون کی صفائی کے لیے سب سے عمدہ طریقہ جو رشیون نے ایجاد کیا تھا اوسکو تو چھوڑ دیا۔ آجکل کے جنٹلمین شروع سے ہی منجنون سے برُش کے ساتھ دانتون کی صفائی کرتے ہین۔ اگر روزمرّہ دانت کی صفائی تازہ داتن سے کیجائے تو تمام عمر دانت بلوری پتھر کیطرح چکیلے رہتے ہین اور کوئی روگ نہین ہوتا اور نہ کسی قسم کے منجن کی ضرورت رہتی ہے کیونکہ بچپن سے ہی داتن کا استعال رکھنے سے دانت تمام عمر خراب نہین ہوتے لیکن اسپر بھی چند ضروری ہدایات درج ذیل کرتے ہین۔

(۱) گوشت اور شراب جیسی دانتون کیلئے ضرر رسان چیز کوئی نہین ہے۔ مُنہ سے ہر دم بدبو آتی رہتی ہے مسوڑھون سے خون اور گندہ پانی نکلتا رہتا ہے۔ بعض کے مسوڑے گل جاتے ہین۔ پس دونون چیزون سے اجتناب رکھنا لازم ہے۔

(۲) بہت گرم دودھ پینے سے زیادہ گرم غذا کھانے سے۔ بہت سرد اشیا استعال کرنے سے۔ زیادہ کھٹائی کھانے سے دانتون کو ضعف پہنچتا ہے۔

(۳) گرم غذا کھاکر یا گرم گرم دُودھ پیکر کلی کرنا دانتون سے ہاتھ دھونا ہے۔

(۴) بہت سخت اشیا مثلاً بادام۔ اخروٹ وغیرہ دانتون سے توڑنا دانتون کے لیے مُضر ہے۔

(۵) خون نکلتا ہو۔ تو سبزی ہر قسم کے ہر موسم کے لحاظ سے کھایا کرین۔

(۶) کھانا کھانے کے بعد جو لوگ کُلی سے دانت کو اچھی طرح صاف نہین کرتے اونکے دانت خراب ہوجاتے ہین اسلیئے مُنیون نے ۱۲ کُلی سے دانت صاف کرنکی آگیا دی ہے۔ تاکہ روٹی کے ریزے دانتون کی جڑ و تھین نہ پھنسے رہین۔

(۷) اگر بچپن سے ہی ان باتون کی احتیاط رکھی جاے تو کبھی دانت خراب نہین ہوتے لیکن جن لوگون کے دانت اس قابل نہون کہ وہ مسواک کرسکین خون نکلتا ہو۔ ہلتے ہون۔ درد رہتا ہو۔ میل جما ہوا ہو۔ تو آپ ہمکو یاد کرین۔ آپ ہم سے دانتون کا منجن جسکی قیمت ۳ ر شیشی ہے۔ منگوایئے چند دن کے استعمال سے دانت موتی کے مانند نکل آئینگے۔ درخواست ہو بنام منیجر ہری اوشدھالیہ نابھ سٹیٹ۔ لیکن یاد رکھین کہ خریداران دربار کو یکم جون تک صرف ار محصولڈاک آنے پر مُفت ملیگی۔ نمبر خریداری ضرور تحریر فرمایئے۔

راقم حکیم ہر دیاس مالک ہری اوشدھالیہ نابھ

بلینک ورس اور اردو شاعری

۱۵ - اپریل کے دربار مین جناب گوری سہائے صاحب

بعض نے مندرجہ بالا عنوان پر جدت پسند اصحاب کیطرف سے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اُردو شاعری ردیف وقافیہ کی سخت زنجیروں مین جکڑی ہوئی ہے جسکی وجہ سے انگریزی شاعری کے مقابلہ مین اوسکی ہستی قابل قدر نہین۔ مگر مجھے کمال افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ خیال صرف اُن اصحاب کا ہے جو محض انگریزی کی اندھا دُھند تقلید کرنا چاہتے ہین نیز نہ تو فن سخن مین ماہر و کامل ہین اور نہ شاعری کے نیچے اثر اور سوز سے واقف ہین۔ ورنہ عام مذاق پر نگاہ ڈالنے ہی سے معلوم ہوجائیگا کہ بغیر قافیہ و ردیف کے شعر بالکل ایسا ہے جسطرح دال بے نمک۔ بازارون مین چورن والے محض قافیہ ملا ملا کر اپنی گفتگو اور طرز فروخت مین جو لطف پیدا کردیتے ہین وہ لُطف فصحا اور علما کی نثر عاری مین عوام کو حاصل نہین ہوتا۔ اور ہو بھی کیونکر سکتا ہے جب کہ فطرتاً قافیہ ایک شئے ہی ایسی ہے کہ سُننے والے کے کانون کو مانوس اور دلچسپ معلوم ہوتا ہے۔ عروض کے بعد یہی چیز ہے جو نثر اور نظم کا امتیازی فرق نمایان کردیتی ہے اگر اُردو شاعری سے قافیہ اُڑا دیا جائے تو مین یہ راے دونگا کہ شعر گفتن چہ ضرور؟ بہتر ہو کہ ہم نثر ہی سے کام نکال لینے کی سعی کرین۔ مُخالفان قافیہ کا یہ قول قطعی غلط ہے کہ انگریزی شاعری کی طرح اُردو شاعری مین نیچر کے کرشمے اور قدرتی مشاہدے نظر نہین آتے مخالفین اگر مستند اساتذہ سلف و حال کے کلام کا بغور مطالعہ کرین تو یقیناً ہر قسم کی [illegible] [illegible] ملے گا۔ غالب۔ داغ۔ سودا

حسن۔ نسیم۔ دبیر۔ انیس۔ میر۔ یہ وہ بزرگ ہوئے ہین جنکے کلام کے مقابلہ مین انگریزی شاعری خاک بھی حیثیت نہین رکھتی شیکسپیر کا نام اس لیے بیشک زبان زد خلایق ہے کہ وہ فاتح قوم کا فرد تھا اور اوسکا ورک عام طور پر اسکولون اور کالجون مین طلبا کو پڑھایا جاتا ہے ورنہ اکبرآباد کا نظیر ولایت کے شیکسپیر سے کسی بات مین کم نہین۔ حالانکہ ہندوستانی شعرا کے طبقہ مین نظیر کو اعلے مرتبہ نہین دیا گیا۔

بالعموم اُردو شاعری پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اس مین زلف و کاکل۔ وصل و ہجر اور گل و بلبل وغیرہ فرسودہ مضامین زیادہ باندھے جاتے ہین حالانکہ بنظر غائر دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بمقابلہ انگریزی زبان کے محض چند سال کی یادگار ہے پھر بھی اسی قسم کے مضامین سے شعرا نے سمندر (کوزہ مین) بند کردیے ہین۔ جسکی قدر و قیمت کچھ وہی حضرات جان سکتے ہین جنھین قدرت کیطرف سے مذاق سلیم عطا ہوا ہے علاوہ برین شیکسپیر ہومر۔ ملٹن وغیرہ کو چھوڑ کر باقی یورپین شعرا کا کلام دیکھیے تو معلوم ہوگا کہ وہ بھی وصل و ہجر اور کاکل و زلف کے پھندون سے نہین نکل سکے تصویر کا دوسرا رُخ صاف بتا رہا ہے کہ دبیر و انیس کے کلام کا طرز ہی سب سے جُداگانہ ہے کون کہہ سکتا ہے کہ برجستگی و صفائی مضامین اور خیالات کی بلندی مین ہومر اور شیکسپیر سے کسیطرح کم تھے۔ ناز و ضامن وغیرہ نو مشق شعرا کے دواوین دیکھیے تو پتہ چلے گا کہ اونکی طرز سخن پھر اوس

ہی پہلو لیے ہوئے ہے۔ یعنی اونکے ہاں شاعری و مضامین و خیالات کی پابندی ہی باقی نہین رہی بلکہ فقیرانہ جذبات اور عارفانہ خیالات کا سامان پیدا ہوگیا ہے۔ کیا یہ بات انگریزی شاعری کو حاصل ہے۔ نہین کبھی نہین۔

یہ درست ہے کہ اکثر کلام رکیک بھی ہے مگر اسکی ذمہ داری اُردو شاعری کے سر پر نہین بلکہ اون شعرا کی گردن پر الزام تھوپنا چاہیے جو اس حرکت کے مرتکب ہوئے کہ اپنی بدمذاقی سے ایسا مصالحہ فراہم کردیا۔ اگر شعرا ایسے مضامین سے اجتناب کرین تو پھر یہ الزام عاید ہی نہ ہوسکے گا بلینک ورس اس مین کیا کرےگی اور قافیہ بیچارہ کیون قابل گردن زدنی ہوا اور اگر انصاف کی نگاہ سے دیکھیے تو انگریزی شاعری بھی اس معاملہ مین مورد عتاب ہے مشہور شاعر بائرن نے جو اپنی تصنیف "ڈان جون" مین اپنی ملکی تہذیب کا خاکہ کھینچا ہے وہ ایسا فحش اور گندہ ہے کہ اُسکی مثال اُردو شاعری مین مل ہی نہین سکتی۔

یہ نازِ عشق ہے کہتے ہین افتخار سے ہم
جو تم ہزار سے اچھے تو سو ہزار سے ہم

نثر کی تین اقسام ہین (۱) مقفّیٰ یا مسجّع (۲) مرجز (۳) عاری۔ اب ہر ایک کی مختصر داستان بھی سن لیجیے

(۱) مقفّیٰ اُس نثر کو کہتے ہین جسکے دونون فقرے ہم قافیہ ہون مگر وزن عروضی مین نہ ہون۔ مثلاً ہمارے منشی صاحب نے ایک کتاب تحریر فرمائی ہے۔ انصاف کی بات ہے کہ ہر طرح لاجواب تحریر فرمائی ہے۔ عبارت سلیس ہے۔ طرز ترتیب نفیس ہے۔ فقرہ چست ہے۔ ہر محاورہ درست ہے گو افسوس ہے کہ ملک مین قدردانی کا مادّہ موجود نہین تاہم چونکہ بہرہ دُنیا سے انصاف مفقود نہین۔ اسلیے اُمید ہے کہ پبلک قدر کرےگی۔ منشی صاحب کی کوشش و جگر کاوی کا ہمیشہ دم بھرےگی۔

مسجّع عبارت کے فقرون مین ہر لفظ ہم قافیہ ہوتا ہے مثلاً خلاصۂ اولیاے عظام۔ زبدۂ اصفیاے کرام قبلۂ ارباب تحقیق۔ کعبۂ اصحاب تدقیق۔ منبع کمال سبحانی۔ مجمع جلال روحانی۔

(۲) مرجز اوسے کہتے ہین کہ ہر فقرہ کسی وزن عروضی مین ہو مگر ہم قافیہ نہ ہو جسکی مثال مولوی محمد اسمٰعیل میرٹھی کی درسی کتب سے درج ذیل کیجاتی ہے۔

ارے چھوٹے چھوٹے تارو۔ کہ چمک دمک رہے ہو تمھین دیکھ کر نہ ہووے۔ مجھے کسطرح تحیر۔ کہ تم اونچے آسمان پر۔ جو ہے کل جہان سے اعلےٰ۔ ہوئے روشن اس روش سے کہ کسی نے جڑ دیے ہین گہر اور لعل گویا۔ (اس کا وزن مفعول فاعلاتن یا فعلات فاعلاتن ہے)

(۳) نثر عاری سادہ عبارت کو کہتے ہین جو آج کل عام طور پر اخبارات و کتب وغیرہ مین مُروّج ہے مضمون ہذا بھی اسی ذیل مین سمجھیے۔

اس سے پتہ لگا کہ بلینک ورس کا صحیح مترادف نثر مرجز ہے جو ہمارے ہان پہلے ہی سے جاری ہی پھر فن سخن کی جان یعنی قافیہ کے گلے پر کیون کند چھری پھیری جاتی ہے یہ ہماری سمجھ مین نہین آتا۔

انگریزی زبان بناوٹ کے لحاظ سے بھی اُردو کے مقابلہ مین ٹکّا نہین کھا سکتی کیونکہ مسلّم بات ہے کہ

کہ انگلش لینگویج از ویری ڈیفیکٹو۔
English language is very defective البتہ ہندی بھاشا بیشک ایسی شئے ہے جو ایک اُردو کیا زمانہ بھر کی زبانون سے بدرجہا عمدہ اور بہتر ہے ہندی کا سالوچ۔ لطف سوز۔ گداز۔ درد اثر اور فطرتی طریق بیان کسی دوسری زبان کو نصیب نہین۔ جو بات ہنسکھ مین ہے وہ خندہ دہن مین نہین۔ علےٰ ہذا القیاس اور اسیطرح اندازہ لگا لیجیے۔

ہندی کی شاعری بھی ہر لحاظ سے درجہ کمال کو پہونچ چکی ہے۔ کالی داس۔ سور داس۔ کیشب چندر بردے اور تلسی داس کا جواب پردۂ زمین پر کہین نہ ملیگا اور نہ مل سکتا ہے۔ اس سے جو انکار کرے وہ کافر بلکہ اکفر۔

شاد میرٹھی از اجمیر۔

لکھنؤ

جلسہ تہنیت عطاے تمغا متعلق رموز الاطبا

۲۵- اپریل سنہ ۱۹۱٦ء کو بصدارت جناب حکیم مرزا حسن رضا خانصاحب رئیس لکھنؤ ایک جلسہ جناب حکیم سید جعفر حسین صاحب طبیب نمبر اول یونانی شفاخانہ کے دولت سرا پر بنا بر اداے تہنیت و مبارکباد اون طبی خدمات کے صلہ مین جو جناب حکیم محمد فیروز الدین صاحب نے فن طب کی بہبودی و ترقی کے بارے مین باحسن اسلوب کی ہین جسکا فی الحال ایک نتیجہ یہ بھی ظاہر ہوا ہے کہ اس سال یونانی طبی اینڈ ویدک کانفرنس منعقدہ رامپور کے جلسہ مین رموز الاطبا سے متعلق انکو تمغا دیا گیا منعقد ہوا جسمین بہت سے اصحاب شریک تھے

چند خاص حضرات کے اسماے گرامی درج ذیل ہین

جناب نواب محمد شفیع خانصاحب رئیس لکھنؤ۔
جناب میر عالم علی صاحب رئیس لکھنؤ۔
جناب مرزا محمد رضا صاحب رئیس لکھنؤ۔
جناب مرزا محمد ذکی صاحب زمیندار۔
جناب حکیم سید جعفر حسین صاحب طبیب نمبر اول یونانی شفاخانہ لکھنؤ۔
جناب حکیم سید صادق حسین صاحب طبیب خاص نواب نصیر الممالک۔
جناب منشی رام سہاے صاحب تمنا ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر مدارس
ڈاکٹر لکشمی سہاے صاحب بی اے ایم۔ بی۔
بابو لال بہاری لال صاحب۔
منشی اومان پرشاد صاحب لکھنؤ وغیرہ وغیرہ۔

طے پایا کہ ایک مبارکباد مع جلسہ کی کارروائی کے حامی فنِ طب یونانی جناب حکیم محمد فیروز الدین صاحب کی خدمت مین روانہ کیا جاے کہ یہ جلسہ آپ کے طبی خدمات کا بیحد شکر گذار ہے اور اسمد خود کی یونانی طبی اینڈ ویدک کانفرنس منعقدہ رامپور مین جو آپکو قوم نے اور اہل فن نے معزز تمغا دیا ہے اوس پر مبارکباد دیتا ہے۔

یونانی شفاخانہ شاہی لکھنؤ

سنہ ۱۹۱۵ء مین اس شفاخانہ شاہی مین تعداد مریضان بہت زیادہ رہی چنانچہ صرف اون مریضون کی سالانہ تعداد جنکا علاج حکیم سید جعفر حسین صاحب کے متعلق تھا تیرہ ہزار سات تھی۔ اس تعداد سے صاف ظاہر ہے کہ حکیم صاحب موصوف کا معقول انتظام اور مریضون کے ساتھ برتاو بہت ہی معقول ہے تشخیص مرض اور دوا کے دفعیہ کا

کلام تمنا

کب وصل صنم کی ہوئی تدبیر نہ کی
پر آہ رسا نے کچھ بھی تاثیر نہ کی
ناکامی کی وجہ ہم تمنا سمجھے
دنیا کی ہوس میں دین کی توقیر نہ کی

ایضاً

دنیا میں ہوئی محبت زر ناحق
ہے نخوت و کبر اس سے گھر گھر ناحق
گھر لاکے کچھ اس شرف کی تمنا دیکھو
اشراف بنا کمینہ پرور ناحق

ایضاً

راحت میں بھی انتشار ہم دیکھتے ہیں
پہلو سے چمن میں خار ہم دیکھتے ہیں
دنیا میں وفا نہیں تمنا زنہار
یان سب کو بحال زار ہم دیکھتے ہیں

ایضاً

کروٹ بھی نہ لی جو سوئے وہ ایسے سوئے
کیا دشت عدم میں کھو گئے وہ ایسے کھوئے
ساقی نہ کسی کا تھا تمنا کوئی
اتنا ہی ہوا کہ رونے والے روئے

ایضاً

نفرت ہے مجھے دلبران مغرور سے ہے
کب بوئے وفا پری سے اور حور سے ہے
ظاہر کے انیس ہیں تمنا بیکار
آواز دہل کا لطف بس دور سے ہے

ایضاً

غافل لطف رفتار و شمشاد سے ہے
درد آگین اگر طبیعت سے ہے
اسے تمنا نہیں شک اسمیں ذرا
تندرستی ہزار نعمت سے ہے

ایضاً

شیرین جو نہ بات نکلی اپنے لب سے
کیا لطف بلا کلام بے مطلب سے
حاصل جو نہیں زبان کو مشق تقریر
خاموشی مفید ہے تمنا سب سے

ایضاً

رنگ و بو سے بہار ہر گل دیکھی
شیرین سخنی سے قدر بلبل دیکھی
جسمیں نہ ہنر ہو اسے تمنا کوئی
پیچیدگی اوسمیں نخل سنبل دیکھی

ایضاً

معشوقوں میں نور اوسی خدا کا کہیے
عشاق میں بھی اوسی کا سودا کہیے
نازک یہ مقام اسے تمنا دیکھا
اوسنے کہے کسے کہیے کسکو اسے بھلا کہیے

ایضاً

پہلو میں جو دل نہیں تو آرام کہاں
قاصد جو نہیں تو پہونچے پیغام کہاں
جس شے کا ہوا برا تمنا آغاز
بالخیر بھلا پھر اوسکا انجام کہاں

ایضاً

اس دہر میں آکے کون مغموم نہیں
خوش اسمیں جوان و پیر و معصوم نہیں
دانستہ ہیں اسمیں سب تمنا پابند

پوچھو جو سبب تو کہدین معلوم نہین

ایضاً

لگا ہے بہار کو خزان کا ہر دم
پہلو مین ہے گل کے مسکنِ خارِ الم
ہین عشرت و حسرت اے تمنا توام
خندان ہے اگر چمن تو گریان شبنم

ایضاً

مردانِ خدا کو فکر دولت نہ سہی
تدبیرِ حصولِ زر کی فرصت نہ سہی
دنیا نہ سہی ہو دین تمنا تو درست
سیرت اچھی ہو اچھی صورت نہ سہی

ہمارا دورہ

(الہ آباد)

ماہ اپریل سنہ حال کا زمانہ زیادہ تر دورہ بیرونجات مین ہمنے صرف کیا۔ سب سے پہلے الہ آباد مین کئی روز قیام کا موقع ملا۔ کوئی صاحب مُصر ہوئے کہ ہمارے یہان ٹھہریے کوئی صاحب فرمانے لگے کہ ہمارے ساتھ ابھی چلے چلیے۔ غرضکہ نتیجہ یہ ہوا کہ ہمکو لالہ ستیارام صاحب بی اے رٹایرڈ ڈپٹی کلکٹر ساکن محلہ مٹھی گنج کا ایک نفیس مکان ٹھہرنے کے لیے ملگیا جہان کئی روز ہم بڑے امن و آرام سے مقیم رہے اور اپنا فرض منصبی بھی برابر ادا کرتے رہے گنگا اور جمنا کا اشنان بھی کئی روز نصیب ہوا۔ اس اثنا مین شہر مین تعلیم سرکاری کی گرم بازاری قابل تعریف نظر آئی۔ کایستھ پاٹھ شالہ جمنا مشن اسکول۔ ماڈرن ہائی اسکول۔ گورنمنٹ ہائی اسکول۔ ودیا مندر ہائی اسکول۔ سی اے وی اسکول۔ اینگلو بنگالی ہائی اسکول وغیرہ کے لایق فایق ہیڈ ماسٹرون اور بعض دیگر مدرسین سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ اسیطرح وہان کے اور دیگر افسران سررشتہ تعلیم کی ملاقات سے افتخار حاصل ہونے کا موقع حاصل ہوا۔ واقعی یہ شہر کئی باتون مین اس صوبہ کی شان نظر آتا ہے۔ ہندوؤن کے نقطہ خیال سے یہ وہ پاک مقام ہے جہان جاتریون کی روزآنہ آمد و رفت کی بدولت بازارون مین بھی رونق رہا کرتی ہے۔ دریا پر روزآنہ ہجوم۔ کشتیون پر جاتریون کا گنگا جمنا اور تربینی کے سنگم پر جاکر نہانا ایک مذہبی عقیدے کا فوٹو دکھلاتا ہے۔ شہر کے باشندے اور نیز اور قوم کے سیاح بھی ٹھنڈے وقت کشتیون کے ذریعہ سے دریا کی سیر کرتے ہین۔ اس شہر کی سڑکین بالعموم کشادہ ہین اور بعض حالتون مین کچھ کچھ فاصلے پر بستیان آباد ہین۔ بگھیان اور ریکے بکثرت ہین۔ اکثر غلہ اور دیگر اشیا کی دوکانون پر مستورات تجارت کے کامون مین زیادہ مصروف پائی جاتی ہین۔ یہ الہ آباد ایک بڑا سول اور ملٹری اسٹیشن ہے جو شمال و مشرق مین گنگا اور دکھن کی طرف سے جمنا سے گھرا ہوا ہے یہ شہر حضور لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک متحدہ کا صدر مقام ہے اور اسیوجہ سے اسکی رونق مین کسی قسم کی کمی نظر نہین آتی۔ دفاتر سرکاری کے مکانات بھی معقول ہین۔ یہان کا قلعہ سول اسٹیشن اور چھاؤنی سے کسیقدر فاصلہ پر گنگا جمنا کے اتصال پر واقع ہے اس قلعہ مین ایک سنگین کھبا کوئی تیس فیٹ بلند راجہ اشوک کے وقت کا بنا ہوا ابتک موجود ہے

قلعہ کے اندر پھاٹک سے گذرنے کے بعد بہت سے دیوتاؤن کی مورتین موجود ہین جنکے درشن کے لیے ہندو بڑے شوق سے جاتے ہین - یہ مقام ایک تہ خانے کے طور پر ہے - سرکاری انتظام کی خوبی کی وجہ سے جاتریون کو ان سب دیوتاؤن کے درشن باسانی ہوجاتے ہین یہان کنبھ اور ماگھ کے میلے قابل دید ہوتے ہین -

یہان سے ہم پرتاب گڈھ کیطرف روانہ ہوئے جہان گورنمنٹ ہائی اسکول اور میونسپل ہائی اسکول کے قابل ہیڈ ماسٹرون سے ملنے کا اتفاق ہوا سید نذیر الدین صاحب بی اے ڈپٹی انسپکٹر مدارس سے روزانہ شام کو ملاقات ہوا کی جنھون نے اپنے مکان کے قریب ہمارے قیام کے لیے ایک معقول کوٹھی تجویز کردی تھی - یہان کے چند اصحاب سے جنکا سینہ تعلیم سے تعلق تھا ملنے کا موقع حاصل ہوا مین ان سب صاحبون کی عنایت کا مشکور ہون - بابو برج بہادر صاحب ریلوے ڈاکٹر نے بھی ہماری آرام و آسایش کا بہت کچھ خیال رکھا جسکا شکریہ ادا کیا جاتا ہے - اس ضلع کی خدمت سے فارغ ہو کر مین رائے بریلی پہنچ گیا جہان ہمارے پرانے شفیق پنڈت شمبھو ناتھ صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع نے ہمارے قیام کے لیے ایک معقول مکان کا انتظام فرما دیا تھا - یہان بھی اپنے ضروری کامون سے فارغ ہونے پر مین چند معزز اصحاب سے ملا - یہ مقام بھی بلحاظ عمدگی آب وہوا اور بڑے چھوٹے شہرون سے کم نہین ہے تعمیرات جدید کی وجہ سے اسکی حیثیت بڑھتی جاتی ہے

شہر کے قریب اوس کنوین کا نشان اب تک موجود ہے جو بہت ہی بڑا ہے - اوسکی گولائی کی حدین اب تک قایم نظر آتی ہین -

اڈیٹر

ورزش

جسطرح انسان کو غذا کی ضرورت ہے ویسے ہی اسکے جسم کو ورزش کی ضرورت ہے -

(۲) طرح طرح کی ورزش کرو - دوڑنا - کودنا - گھوڑے کو دوڑانا لکڑی کو چیرنا - تیرنا - درخت پر چڑھنا سب مفید ہین -

(۳) بند مکان مین ورزش نہ کرو -

(۴) کھانے کے بعد فوراً ورزش کرنا بدہضمی کا سبب ہے

(۵) ورزش سے سارے اعضا مین خون پہنچتا ہے -

(۶) پھیپھڑے کی عمدہ ورزش یہ ہے کہ دن مین کئی بار لمبی لمبی سانس لینی چاہیے - مگدر کی مگدر ہلانا - ڈنڈ نکالنا خاص پھیپھڑون کی ورزشین ہین -

(۷) مالش کرانا خصوصاً بیماری کے وقت مفید ہے ورزش کا کام اسوقت اس سے حاصل ہوتا ہے -

(۸) ورزش عورتون کے واسطے بھی ایسی ہی مفید ہے جیسی مردون کے واسطے - چرخا - چکی پیسنے کی مشین ٹہلنا کھلا کھلی ڈالنا -

(۹) ہمارے ملک مین فیصدی ننانوے مستورات ورزش نہ کرنے کے باعث کم وبیش مرض تپ دق کا شکار ہو رہی ہین -

(۱۰) ہر وقت بیٹھا رہنے گردن جھکا کر بیٹھنے اور زور جھکا کر چلنے کی عادت سے پھیپھڑے کمزور ہوتے ہین -

(۱۱) بجائے کودنے چلنے پھرنے [illegible]

معدہ اور دیگر شکم کے اور ہاضمہ کے اعضا کو طاقت ملتی ہے۔ قبض اور بدہضمی پاس نہیں پھٹک سکتی

(۱۲) ورزش کرنے کے بعد فوراً سرد پانی نہ پینا چاہیئے

مارننڈ

پارسیوں کے داخلہ ہند کی یادگار

آج عرصہ قریب بارہ سو برس کا گذرا کہ پارسی لوگ ایران کے مظالم سے تنگ آکر اپنے وطن کو چھوڑ آوارہ گردی کی حالت میں ہند میں آئے تھے یہاں احاطہ بمبئی کے ضلع تھانا کے مقام سنجن میں اُترے تھے۔ یہاں ان دنوں ایک ہندو راجہ مسمی جادو رانا راج کرتا تھا۔ راجہ صاحب موصوف نے ان پارسی لوگوں کی حالت پر رحم کھا کر انکے ساتھ نہایت مہربانی کا سلوک کیا۔ انکو زمین عطا کی کہ اسی جگہ کو اپنا وطن قرار دیں اور اپنے گھر کیطرح رہیں۔ سب سے زیادہ قابل یادگار سلوک جو پارسیوں کے ساتھ کیا گیا وہ یہ تھا کہ انکو اپنی مذہبی رسوم ادا کرنے کی پوری آزادی دیگئی جو اس زمانہ میں بڑی بات تھی جسکو آج بارہ صدیوں کا زمانہ گذرا ہے۔ یہی جگہ پارسیوں کی اول قیامگاہ رہی اور یہیں سے یہ علاقہ دکن گجرات میں دھیرے دھیرے پھیلتے گئے۔ اس موقع کی یادگار قایم کرنے کو پارسیوں نے بڑا بھاری جلسہ کیا اور قرار پایا کہ مقام سنجن پر ایک عالیشان مینار بطور یادگار قایم کیا جاوے جو پچاس فٹ اونچا ہو۔ اسپر اُن ایام کے راجہ صاحب کا بھی شکریہ درج ہو جنھوں نے انکو پناہ دی تھی اسکے لیے بیس ہزار چندہ جمع ہوگیا ہے اور باقی رقم ۶ ہزار کی اسلیے جمع کیجاویگی کہ اس یادگاری ستون کی حفاظت کا مستقل انتظام کیا جاوے۔

پرتگال کے مقبوضات ہند اور برٹش انڈیا کے درمیان تار خبروں اور خطوط پر جو سنسر کی قید تھی یکم مئی سے ہٹا دی گئی ہے۔ آغاز جنگ میں اس قید کے عاید کرنے کا خاص باعث یہ تھا کہ پرتگیزی علاقہ میں جرمن و آسٹرین بمقام گوا موجود تھے لیکن اب پرتگال کے شریک جنگ ہوتے ہی ان لوگوں کو قید کر لیا گیا ہے۔

لاہور میں بادل اور آندھی اچھی کیفیت دکھا رہی ہے کہ راتوں کو خنکی ہوتی ہے۔

لکھنؤ میں شیعہ کالج قایم ہونے کا انتظام اور مسلم شیعہ کانفرنس نے منظور کر لیا جو ماہ اپریل کے آخری ہفتہ میں بمقام موتی محل بڑے شوکت و شان سے منعقد ہوئی تھی۔ معقول چندہ جمع ہوگیا اور جمع ہو رہا ہے۔

آنریبل رائے بہادر لالہ رام سرن داس صاحب و پنڈت دین دیال جی شرما کی مسلسل کوششوں نے آخر کو سناتن دھرم کالج قایم ہی کرا دیا اور اہل ہنود کی امیدیں پوری ہو گئیں۔

نہایت خوشی کی خبر ہے کہ آخرکار پشاور میں سناتن دھرم ہائی اسکول ۸ مئی سے جاری ہوگیا۔ رائے بہادر رسالدار کانشی نند اور لالہ جیونمل صاحبان کی کوششیں کامیاب ہوئیں۔

وکٹوریہ جوبلی ہائی اسکول دہلی کی عمارت بنانے کیلیے لالہ امبا پرشاد صاحب نے پچاس ہزار روپیہ دینیکا وعدہ کیا۔

مہاراجہ صاحب جودھپور نے پرنس آف ویلز ریلیف فنڈ میں بیس ہزار روپیہ عنایت فرمایا۔

سرکار حضور مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے کنیا مہاودیالیہ فیروزپور کو ایک ہزار روپیہ کا گرانقدر عطیہ عنایت فرمایا۔

سرمایہ عمر چودھری دیبی پرشاد بلگرامی

کتاب لذت زندگی نسوان (۲؍) جس سے کہ آپ شناخت وعلاج امراض رحم مستورات خود کرسکین علاوہ برین ہمارے کارخانہ مین ڈیڑھ سو سے زاید مجربات چپ رہ طیار ہین جنہین بجاے پرہیز بد پرہیزی جسکا علاج ہے مثلاً آتشک ایک پیکٹ آٹھ خوراک (عہ) بواسیر خونی وبادی ایک پیکٹ آٹھ خوراک (۱۲؍)

مسہ بواسیر ایک پیکٹ واسطے استعمال چھ مرتبہ (عہ) سفوف جادو نقش نہ کھایئے نہ مالش کیجیئے صرف دوا پانی مین ڈالکر بموجب پرچہ ترکیب چھینٹا دیجیے چند ہی منٹ مین دور ہو جاتا ہے اگر یہ قابل اعتبار نہین تو میری کوٹھی یا ڈپو پر جسقدر کہ ہمت ہو رقم ہمراہ اپنے لیتے آؤ ین جو بعد صحت کے دے سکتے ہین ورنہ قیمت پیکٹ ۱۲؍ ہر واسطے اور امراض فہرست طلب فرمایئے -

احقر العباد چودھری دیبی پرشاد بلگرامی شہر لکھنؤ محلہ بہرانہ کوٹھی ۱۲

مفید کتابون کا اشتہار

بھگوت گیتا منظوم - مع مہاتم و کرشن دھیان درپن منظوم - یہ مذہبی اور اخلاقی تحفہ ایک اعلے درجہ کی نظم مین لکھا گیا ہے اسکی خوبیان ملاحظہ کتاب پر منحصر ہین قیمت مجلد ۸ر علاوہ محصولڈاک

نغمۂ راماین - رام اوتار کا حال - بحرین دلچسپ مع سوالات وجوابات - قیمت فی جلد دو آنہ - ۲ر

رسالۂ اُردو نویسی - اُردو لکھنے اور پڑھنے کے آسان طریقے درج ہین قیمت مجلد ایک آنہ - ار

انشاے تمنا - خطوط نویسی اور خط شکست پڑھنے کی قابلیت بڑھانے کی مفید کتاب قیمت مجلد - ار

آرائش خلوت - عورت و مرد کے باہمی تعلقات کے ہر دلعزیز بنانے کا نسخہ اقوال مذہبی اہل ہنود و اسلام قیمت مجلد ایک آنہ - ار

ترانۂ راماین - رامائن کا خلاصہ اور گانے کی مقبول دُھن - مثلاً مصرع - وہ جو رام تھے وہ جو لکشمن تھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو - قیمت مجلد آدھ آنہ - ۰ر

نظم ریڈر - لوار کلاسون کے طلبا کو نظم پڑھنا سکھانے کیلیے اور اخلاقی سبق بتانیکے لئے نہایت مفید ہے - ہے یہ پہلا نیس ٹکسٹ بک کمیٹی الٰہ آباد نے بھی اسے پسند فرمایا ہے قیمت ار

رسالہ تعلیم خط شکست - طلباے درجہ سوم کے لیے مفید کتاب - قیمت مجلد ایک آنہ - ار

روحون کا تماشا - امریکہ کے مسمریزم کے تجربات کا فوٹو - ایک دلچسپ قصہ - قیمت ایک آنہ - ار

سیر ماہتاب - مصنفہ پروفیسر سیتلا سہاے - بی - ایس سی - مرحوم - اس کتاب مین ماہتاب تک سفر کرنیکا ایک روزنامچہ درج ہے جسکے ساتھ سائنس کے اصول بھی بیان ہوتے گئے ہین قیمت مجلد ۱؍ ر ہے -

خلاصہ رامائن منظوم - ساتون کانڈ کا خلاصہ قیمت ۰ر

نقشہ اوصاف مدرسین منظوم - مدرسین کے کمرون مین آویزان کرنیکے لائق قیمت فی نقشہ - ۰ر

سناتن دھرم ساگر - مذہبی مضامین نظم کا ذخیرہ - ہندو مذہب کی عظمت کے متعلق نہایت پسندیدہ اور چیدہ نظمین درج ہین قیمت ۴ر

اسکول ڈکشنری - یہ لاجواب لغت اُردو لٹریچر سے مذاق رکھنے والے اصحاب اور طلباے مدارس سرکاری کے لیے نہایت مفید اور کارآمد ہے اسمین الفاظ عربی و فارسی کے معنی کے علاوہ ترکیب الفاظ عربی و فارسی مع بیان حروف تہجی و مثال طریقۂ استعمال ہر لفظ زبان اُردو و دیگر ضروری و فائدہ مند قواعد درج ہین قیمت مجلد ۸ر علاوہ محصولڈاک مقرر ہے -

منیجر مطبع نشاتی محلہ ... لکھنؤ

ڈاکٹر ایس کے برمن کا

لال شربت

بنایا ہوا

لال شربت

بچوں کے لیے ایک ہی دوا ہے ۔ مان دیا میٹھا میٹھا لال شربت ۔
شیر خوارہ بچے کو اکثر بدہضمی رہتی ہے ۔ دودھ پیتے ہی تے کر دیتے ہین ۔ پاخانہ کبھی سخت اور کبھی پتلا ہوتا ہے پیٹ اونچا ہو جاتا ہے ۔ ہاتھ پانوں لاغر ہو جاتے ہین ۔ دانت وقت پر نہین نکلتے ہین غذا جزو بدن نہین ہوتی ان سب وجوہات سے لڑکے ہمیشہ کے واسطے کمزور ہو جاتے ہین ۔ ایسی حالت مین لال شربت کے استعمال سے کوئی شکایت نہین ہونے پاتی اور ہمیشہ کے واسطے لڑکے چست و چالاک رہتے ہین ۔ زچہ کو دودھ کم ہوتا ہو طبیعت سست رہتی ہو بخار آتا ہو غذا ہضم نہ ہوتی ہو تو لال شربت استعمال کرنے سے لاغری جاتی رہیگی دودھ زیادہ ہوگا اور بچے خوشحال رہینگے پوری حالت کی فہرست جسمین سارٹیفکٹ بھی درج ہین منگواکر دیکھیے قیمت فی شیشی ۱۲ر محصول ۴ر تین شیشی ۲ر محصول ۔ دس آنہ ۔ ۱۰ر

فصلی بخار و تلی کی دوا

ایک ہی دوا ہے تین چار خوراک کے استعمال سے بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے تلی گھٹ جاتی ہے اور جلد آرام ہو جاتا ہے قیمت بڑی شیشی ۱۲ر محصول ۴ر خورد شیشی ۸ر محصول ۵ر

پپرمنٹ کا تیل

پپرمنٹ کا تیل درد ۔ بدہضمی اور ریاح کے فساد کے لیے ایک بہت ہی مشہور دوا ہے ۔ یہ پپرمنٹ امریکہ سے منگایا جاتا ہے ۔ ولایتی پپرمنٹ سے کہین بڑھکر بہتر اور مفید ہے ۔ اسی پپرمنٹ مین تاڑپین کا تیل ملاکر ایک کی تین تین شیشیان بناکر لوگ بازار مین چار چار آنے اور چھ چھ آنے پر بیچتے ہین قیمت آدھ اونس کی شیشی ۸ر اور محصول ڈاک وغیرہ ایک شیشی سے چار شیشی تک پانچ آنہ ۔ ۵ر

کان بہنے کی دوا

کان کے اندر سے ریم آتا ہو پرانا یا نیا ہو دو تین مراتب کے استعمال سے بہنا بند ہو جاتا ہے قیمت ۴ر پچکاری کان صاف کرنے کی ۔ ۲ر خرچ ہر دو چیز کا ۔ ۵ر

ادویات ہر جگہ دوکانداروں اور سوداگروں سے مل سکتی ہین ورنہ کارخانہ سے طلب کیجیے ۔

عرق پودینہ

یہ عرق پودینہ کی ہری پتیون سے بنا ہے اور اسلیئے اسکا رنگ اور خوشبو بھی تازی پتیون کی سی ہے بدہضمی پیٹ پھولنا ۔ ڈکار آنا ۔ متلی و ریاح وغیرہ کو دور کرتا ہے ۔ بچون کے لئے اس سے بڑھکر اور کوئی دوا نہین ہے ۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصول ڈاک ایک شیشی سے دو شیشی تک پانچ آنہ ۔ ۵ر